قادیانی ریشہ دوانیاں مصر میں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از حافظ محمد ابراہیم صاحب کمیرپوری - بدہلی)

"رحیق" کے تازہ شمارہ (اگست ستمبر) میں "قادیانی ریشہ دوانیاں مصر میں" کے مترجم نے اصل مضمون نگار کے اس فقرہ پر کہ

"غلام احمد قادیانی کا دعوےٰ تھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس سے کلام کیا اور اس سے یہ کہا ہے کہ "سید رشید رضا صاحبِ مجلۃ المنار مصر میں اور مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحبِ رسالہ اہل حدیث ہندوستان میں عنقریب مرجائیں گے"

اپنے نوٹ میں فرماتے ہیں کہ:

"اس میں اس معرکۃ الآرا واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو واقعہ مباہلہ کے نام سے مشہور ہے یہ مباہلہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرحوم کے درمیان بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہوا تھا اور اس کا موضوع یہی تھا کہ فریقین میں سے جو بھی جھوٹا ہو وہ پہلے مرے گا" حاشیہ صفحہ ۳۸

حقیقت یہ ہے کہ مرزائے قادیان اور مولانا مرحوم کے درمیان اگرچہ مباہلہ کی گفتگو ۱۸۹۶ء سے ۱۹۰۷ء تک ہوتی رہی لیکن معاملہ طے نہ ہوا اور مباہلہ عالم وجود میں نہ آیا مرزاجی کی عام عادت یہ تھی کہ مباہلہ اور مباحثہ کے چیلنج تو بڑے شدومد سے شائع کرتے لیکن تفصیلی شرائط میں کچھ ایسے چور دروازے رکھ لیتے کہ اگر حریف مبارزت قبول کر لے تو گریز کا بہانہ نہ مل سکے گویا ؎

بات وہ کر جس بات کے سو پہلو ہوں — کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کے لئے

مرزائے قادیان کا صحیح معنی میں مباہلہ صرف مولانا عبدالحق صاحب غزنوی مرحوم سے . ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۸۹۳ء امرتسر کی عیدگاہ میں ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزائے قادیان اپنے ارشاد

"مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔"

(اخبار الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء صہ بحوالہ مرقع قادیانی ستمبر ۱۹۳۱ء صہ)۔

کے مطابق مولانا عبدالحق صاحب غزنویؒ کی زندگی میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے اور مولانا موصوف مرزا آنجہانی کے بعد تقریباً نو سال یعنی ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء تک زندہ رہے (تاریخ مرزا صہ۳۸)

مولانا ثناء اللہ صاحب امرت سری سے مبینہ مباہلہ کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ مرزائے قادیان نے ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء کے "الحکم" میں "قادیان کے آریہ اور ثناء اللہ امرت سری" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے جس کے آخری الفاظ یہ تھے کہ

"اگر ثناء اللہ نے (میرا) کوئی نشانِ صداقت بطورِ خارقِ عادت نہیں دیکھا ہے تو وہ بھی قسم کھا کر پرکھ لے تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالےٰ کس کی حمایت کرتا ہے اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے" صلا

مولانا ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہل حدیث ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں مرزا جی کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اعلان کیا

"میں آپ کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہوں آپ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو مگر پہلے یہ شائع کرو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہو گا ہم حلفیہ کہہ دیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ وہ اعلےٰ درجہ کا جھوٹا، مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیش گوئی خدائی الہام سے نہیں ہے" صہ

۵ عاشقاں از ہیبتِ تیغِ تو سر پیچیدہ اند جاں تی بیچارہ را چوں دیگراں پنداشتی

مولانا کی اس آمادگی سے مرزا جی کے ہوش ٹھکانے آ گئے اور اخبار بدر ۴ اپریل ۱۹۰۷ء میں ایڈیٹر صاحب سے ان الفاظ میں گریز کا اعلان کرا دیا کہ

"حضرت اقدس (مرزا جی) فرماتے ہیں کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے۔ اس کتاب کے ساتھ ہماری طرف سے ایک اشتہار بھی شائع ہو گا جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں درج ہیں وہ خدا کی

طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدے کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افتراء ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

(بحوالہ آیۃ اللہ مصنفہ مولوی محمد علی ایم۔ اے ص۱۲)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ قسم والا معاملہ جسے مرزا صاحب مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک ملتوی کر دیا گیا ہے لیکن افسوس کہ مرزا صاحب اس اعلان پر بھی قائم نہ رہے اور حقیقۃ الوحی کی اشاعت (۱۵ رمئی ۱۹۰۷ء) سے پورا ایک ماہ پہلے ہی (۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء) کو

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کر دیا جس میں اللہ تعالےٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"اگر یہ دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون اور ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔"

اور اس دعا کے دس دن بعد ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے "بدر" میں اس کی قبولیت کا الہام بدیں الفاظ شائع کیا کہ

"یہ زمانہ کے عجائبات ہیں رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی

ہے ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابتِ دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں" صڈ

اس دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب اس دعا کے ٹھیک ۱۳ ماہ دس دن بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور بمرض ہیضہ وفات پا کر اپنے کذب پر مہر تصدیق ثبت کر گئے اور ان کے حریف مولانا ثناء اللہ صاحب ان کے بعد پورے چالیس برس (۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء تک) ان کے دجل و فریب کی قلعی کھولتے رہے صدق اللہ اما الزبد فیذھب جفاء واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض ۔

لکھا تھا کاذب مرے کا پیشتر — کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ یہ اشتہار سلسلہ مباہلہ کی کڑی نہیں بلکہ اس کی حیثیت مستقل ہے اور یہ مرزا صاحب کی خدائی فیصلہ کے لئے یک طرفہ دعا ہے جس کی بنیاد بقول مرزا جی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی اور ان کو اس کی قبولیت کا الہام بھی ہو چکا تھا یہی وجہ ہے کہ حقیقۃ الوحی شائع ہونے پر جب مولانا ثناء اللہ صاحب نے طے شدہ پروگرام کے مطابق کذب مرزا پر حلف اٹھانے کے لئے کتاب کا مطالبہ کیا تو مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے مرزا جی کی طرف سے حسب ذیل جواب دیا کہ

آپ کا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ جون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہنچا جس میں آپ نے ۴ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دے کر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے اس کے جواب میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی طرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا جب آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا تاکہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے مگر چونکہ آپ نے اپنے واسطے تعیینِ عذاب کی خواہش ظاہر کی اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی اس واسطے مشیتِ ایزدی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا اور حضرت حجۃ اللہ (مرزا صاحب) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک

کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہٰذا آپ کی طرف کتاب حقیقۃ الوحی بھیجنے کی ضرورت نہ رہی (بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء صـ۲)

سچ ہے ؎

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی | بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

اس اقتباس سے دو امر روز روشن کی طرح ثابت ہوئے۔

(۱) اس دعا کو سلسلہ مباہلہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ بہ مشیتِ ایزدی کے تحت مولانا ثناء اللہ کو پکڑنے کے لئے "دوسری راہ" ہے۔

(۲) مرزائے قادیان اور مولانا امرتسری کے درمیان کوئی مباہلہ نہیں ہوا بلکہ مرزا صاحب اپنی قبول شدہ لیکن یک طرفہ دعا کے تحت اس جہاں سے کوچ کر گئے اور یہ دعا مرزا جی کے نزدیک بارگاہ الٰہی سے آخری فیصلہ تھا جو سچ مچ آخری اور قطعی ثابت ہوا (فللہ الحمد)

گفت مرزا مر ثناء اللہ را | میرد اول ہر کہ ملعون خدا است

خود روانہ شد بسوئے نیستی | بود او ملعون لیکن گفت راست

نوٹ:۔ میرے نزدیک رحیق کے صفحات نہایت قیمتی ہیں لیکن اس وضاحت کے بغیر مترجم موصوف کا یہ نوٹ انتہائی غلط فہمی کا موجب ہو سکتا ہے کیونکہ قادیانی حضرات اس آخری فیصلہ کو مشتبہ کرنے کے لئے اس اشتہار کو سلسلہ مباہلہ کی کڑی ظاہر کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کرتے ہیں کہ مباہلہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ اشتہار مؤثر نہیں رہا تھا اس لئے مرزا صاحب کی وفات ان کے کذب کی دلیل نہیں اس کے برعکس مولانا ثناء اللہ صاحب کا موقف یہ تھا کہ اشتہار مذکورہ کا سلسلہ مباہلہ سے قطعی الگ اور بقولِ مرزا صاحب خدائی تحریک سے آخری فیصلہ کے لئے محض دعا تھی جس کی قبولیت کا الہام بھی ان کا ہو چکا تھا لہٰذا ان کا میری زندگی میں مر جانا ان کے کذب اور اسلام کی سچائی کی واضح دلیل ہے ـــــ مرزائیوں کے مسلسل پراپاگنڈا سے ہمارے اکثر احباب بھی اصل حقیقت سے ناآشنا ہیں اور اسے مباہلہ کہہ کر مرزائیوں کے موقف کی تائید کر جاتے ہیں اس لئے یہ وضاحت ضروری خیال کی گئی۔